اس کتاب میں حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ
و حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری کے
مختصر حالات اور نعت مناقب صلوۃ والسلام درج ہیں

نام کتاب
نامعلوم

مصنف
نامعلوم

مطبوعہ

بریلی الیکٹرک پریس بریلی

یہ کتاب محترم جناب مرحوم ڈاکٹر لیاقت علی شاہ معصومی مداری
ابن صاحب علی شاہ کے مکان سے دستیاب ہوئی

رابطہ کیجئے 7818954383 91+

دم مدار بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بپا ہے شور گھر گھر میں پر رسول اللہ آتے ہیں ۔ فرشتے کہتے ہیں یکسر رسول اللہ آتے ہیں
جو دیکھا حضرت موسیٰ نے احمد کو تو وہ بولے ۔ یہ عیسیٰ بولے خوش ہو کر رسول اللہ آتے ہیں
شب معراج خدا جب پہونچے تو رضواں نے کہا ادم ۔ کروں کیا نظر میں آخر رسول اللہ آتے ہیں
کہا آدم نے حوا سے اُٹھیں تعظیم کو ہم بھی ۔ فرشتے سب کھڑے بولے رسول اللہ آتے ہیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا حبیب اللہ

الحاصل بارھویں تاریخ ربیع الاول کو پیر کے دن وقت صبح صادق کے وہ نور پُر سرور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں جاہ جلال سے تخت سرائے اقبال میں ظہور اجلال فرمایا۔

سب حاضران محفل باآواز بلند اس سلام کو ساتھ ساتھ پڑھیں جیسے اہل عرب کا قاعدہ ہے:۔

سلام

پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ ۔ پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ
...ھویں شب کو آئے ہیں امتی امتی کہتے ہیں سب حور...
پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ ۔ پڑھو لا الٰہ الا...
...جھوکے آئے ہیں کالے بادل چھائے ہیں
...الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ ۔ پڑھو لا ال...

شبنم کی چمک نرالی ہے جگ میں اُجالی چھائی ہے یہ ہی آواز ہر طرف سے آتی ہے
پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ
ذرہ کی تمنا یہ ہی ہے آقا کے در پہ جاؤں میں پھر ایسے پڑھ کے سناؤں میں
پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلے اللہ پڑھو لا الٰہ الا اللہ نام محمد صلی اللہ

پیدائش سرکارِ سرکاراں حضرت سیّد بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ العزیز

آپ کے جدِ امجد سید بہاؤ الدین مذکور الصدر کے چار پسر تھے ایک کا نام مبارک سید احمد دوسرے سید محامد تیسرے سید محمود الدین حلبی چوتھے قاضی قدوت الدین سید علی حلبی مذکور الصدر تھے آپ سے چار بیٹے پیدا ہوئے ہیں ایک سید مقصود الدین آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی ہوئی عرب شریف میں آپکی عبادت کا ایسا طریقہ پایا جاتا تھا جیسے کہ اولیائے جلیل القدر کا ہوتا ہے چونکہ آپ کمال کے تمام مراتب مدارج کو پہنچ چکے تھے اس وجہ سے آپ شاہ بدر الدین کے خطاب سے مشہور ہوئے آپ کا مزار متصل مسجد مدینہ منورہ کے متصل واقع ہے دوسرے پسر سید عطاء الدین ہوئی مدت تک ملک شام میں دعوتِ خانی فرماتے رہے ہے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسم اعظم ہر وقت [illegible] اپنی عمر کو تما[illegible] یہ ہی زبان پر جاری رہا یا صبح [illegible] مشغول ر[illegible] ہر رات کو ایک ہزار رکعت نماز

ادا کیے تھے بارھویں محرم کو آپ کی وفات ہوئی شام میں مسجد خلیل الرحمٰن کے
پہلو میں مزار شریف ہے تیسرے سید نظام الدین ہیں جن کی عمر شریف تینتیس سال
کی ہوئی ہے بارہ برس علم علوی کے حاصل کرنے میں اسم اعظم الحی القیوم اللہ
کے ذکر کے ساتھ ایک کوزے میں پانی بھر کر رکھ لیا کرتے تھے اس میں دم
کر کے پی لیا کرتے تھے غذا آپ کی چار چھوارے تھی آپ کا مزار شریف ولایت
روم خاص شہر قسطنطنیہ میں ہے خواجہ بکتاش ولی کے نام سے مشہور ہیں۔
چوتھے پسر سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ
جب آپ اپنی والدہ ماجدہ یعنی فاطمہ ثانیہ کے جسم مبارک میں رونق افروز
تھے یعنی ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے والد بزرگوار سید علی حلبی نے اپنی پیشانی
پر ولایت کا نور دیکھا ایک رات کو خواب میں نبی مکرم نور مجسم محمد صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ فرماتے ہیں کہ
اے سید علی حلبی خوش ہو اللہ تعالیٰ تجھکو بیٹا نامدار عنایت فرماتا ہے اور ملقب بہ
شاہ مدار عطا فرمائے گا اور بہت سے کرامات ظہور میں آئینگے پھر اس کے بعد میں
آنکھ کھل گئی چند روز کے بعد یکم شوال المعظم کے مہینہ میں دوشنبہ کے روز صبح
صادق کے وقت سن ہجری ۲۴۲ھ شہر حلب قصبہ چنار میں حضرت سید بدیع الدین
قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز ہوئے یعنی پیدا ہوئے۔

منقبت

ادب سے بیٹھو حاضرانِ محفل — مدارِ معظم تشریف لا رہے ہیں
بہار آئی ہے گلشن عالم میں دیکھو — وہ قطب معظم تشریف لا رہے ہیں

کیا وقت سہانا ہے خوشیاں مناؤ — زندہ ئے معظم تشریف لا رہے ہیں

جو کچھ مانگنا ہے مانگ لے ذرہ — مرشدِ معظم تشریف لا رہے ہیں

آپ کی عمر شریف پانچسو چھیانوے سال کی ہوئی سن ہجری ۸۳۸ھ میں وصال کیا یعنی مزار شریف میں داخل ہوئے اور ابتک موجود ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اولیائے کرام اور ابدال اور قطب اور پیغمبر اصحاب شہیدانِ کربلا سب اور بزرگ کبھی نہیں مرتے ہیں یہ تا قیامت تک زندہ ہیں اور زندہ رہینگے آپ سادات حسنی وحسینی سے ہیں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے موافق آپ کا نام بدیع الدین قرار پایا آپکی پیدائش کے وقت عجائبات ظہور میں آئے چنانچہ پیدا ہوتے ہی تمام مکان میں روشنی ہوگئی تھی اور غیب سے آواز آئی ھذا ولی اللہ مبارک باد دینے کے لیے حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ منقول ہے کہ جب آپ کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد سید علی حلبی آپ کی تعلیم کے واسطے استاد کی تلاش میں نکلے اُس زمانے میں حضرت مولانا حُذیفہ شامی عالم تھے آپ کی تعلیم کے واسطے مولانا حُذیفہ شامی کو تجویز فرمایا سید بدیع الدین مکتب میں داخل ہوئے نشینی کے حرف الف کے پڑھنے میں اسکے معنی خود اظہار فرمائے آپ کے مکتب میں جانے کے وقت یہ آواز آئی ظہر قوا ھذا ولی اللہ اکثر کراماتیں ظہور میں آئیں۔

حضرت مولانا حُذیفہ شامی فرماتے ہیں میں نے اکثر عالم رویا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے یہ لڑکا کامل ولی ہوگا مختصر تھوڑے سے زمانے میں آپ فارغ التحصیل ہوگئے جبکہ عمر شریف آپ کی چودہ برس کی ہوئی آپ نے جملہ علوم میں تجربہ

حاصل کر لیا نوادرِ علوم مثل ہمیا، سیمیا و ریمیا و کیمیا وغیرہ آپ کی برابر کوئی
نہیں جانتا تھا جسوقت آپ ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو باطنی علم کا
ارادہ فرمایا اپنے استاد اور والدین سے اجازت لی حرمین شریفین کو تشریف
لے گئے راستہ میں آپ کو ایک غار تیرہ و تار نظر آیا اللہ جل شانہ وعم نوالہ
کی عبادت کے واسطے قیام فرمایا چند مدت یادِ الٰہی میں اُسی غار میں رہے
عبادت الٰہی کا لطف اُٹھاتے رہے ناگاہ غیب سے آواز آئی کوئی کہہ رہا
ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہارے جدِّ امجد ہیں
تمہارا انتظار کر رہے ہیں تم ان کے مزار پر جاؤ جب آپ نے آنکھ کھول کر دیکھا
وہاں پر ایک شہر نظر آیا آپ بیت اللہ شریف کو روانہ ہوئے وہاں پر پہنچکر
طواف کیا وہاں سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے جب روضۂ اقدس پر پہنچے
آواز آئی السلام علیک یا نبی اھلاً سہلاً مرحبا آپ نے روضۂ انوار کو چوما اور
فیض الانوار سے آنکھیں ملیں اور سات مرتبہ طواف کرکے درود خوانی میں
مشغول ہوگئے اسی شب کو عالم روحانی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمہاری نسل سے سعید ازلی ہے
اللہ تعالیٰ نے روزِ میثاق سے اس کو مقام صمدیت محبوبیت عطا فرما کر
مدار العالمین کیا ہے بنحوائے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط

ان کو عرفان کی تعلیم کرو اور اسرارِ الٰہی سے ان کے سینہ کو بھرو چنانچہ
حسب ارشادِ حضور رحمۃ اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایما علی
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کو اسرارِ باطنی سے مالا

MadaariMedia.Com

بعض عارفانِ حق کا قول ہے کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی بہرہ اندوز ہوئے ہیں ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۞ اور آپ نے باین رفعت قدر نسبت ظاہر میں بھی حضرت طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے چار پیر چودہ خانوادہ میں دوئم خانوادہ طیفوریہ سے خاندان طبقاتیہ مداریہ جاری ہے بیشمار اہل اللہ کو اس سلسلہ سے فیض ہوا ہے اور ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔

اظہار عقیدت

از جناب محمد حنیف صاحب سائل قادری موضع ہمر نیاں ضلع بریلی

جو اِن کے غلاموں میں شامل نظر آتا ہے ٭ وہ رنگِ محبت میں کامل نظر آتا ہے

یہ جذبِ محبت کا صدقہ ہے کہ جو ہم پر ٭ سائل بہ کرم پیرِ کامل نظر آتا ہے

جب رحمت و نعمت کے انوار برستے ہیں ٭ دل جلوۂ مرشد کا حامل نظر آتا ہے

بیخود ہے مگر باتیں کرتا ہے ٹھکانے کی ٭ دیوانہ بھی اس در کا عاقل نظر آتا ہے

میں نے جسے دیکھا ہی اب مجھ میں آ کے دیکھو ٭ آئینہ ناقص میں کامل نظر آتا ہے

یہ دوری منزل بھی ہے قرب کے ہم معنی ٭ ہر نقشِ قدم اُن کا منزل نظر آتا ہے

بیڑہ پہ کسی بیکس کے جب نامِ مدار آیا ٭ طوفاں میں چھپا اسکو ساحل نظر آتا ہے

[illegible]مت کے صدقے کہ یہاں آ کے ٭ ہر ایک مخالف بھی [illegible]

ہو حاضر در سائل جو شاہ حلب چاہیں
یہ امر بظاہر تو مشکل نظر آتا ہے

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے حکم دیا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ بعد طواف بیت اللہ کے ملک ہندوستان کو جاؤ کفر و ضلالت کو نیست نابود کرو اور اُن کو راہ راست پر لاؤ حق تعالیٰ تمہارے فیض و ہدایت کی برکت سے دین اور اسلام کو روشن کرے گا کیونکہ حق تعالیٰ نے تم کو مدار العالمین کیا ہے آپ بیت اللہ شریف کو تشریف لے گئے حج کرکے ہدایت و تعلیم فرماتے ہوئے خلق خدا کو راہ حق بتاتے ہوئے جہاز پر سوار ہوئے اہل جہاز کو سمجھایا انہوں نے آپ کی شان میں گستاخی کی بحکم ایزدی طوفان آگیا جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ایک تختے پر چودہ ۱۴ آدمی تھے باقی سب غرق ہوگئے اُسی تختے پر مدار العالمین تشریف فرما تھے آپ نے اُن لوگوں کو ہدایت کی اور فرمایا غور کرو اس خدائے حقیقی نے کیسا بچایا اب بھی تم کفر سے باز آؤ اور اُس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ لیکن وہ ایمان نہیں لائے اُن لوگوں کو بھوک کی شدت ہوئی اور وہ سب مرگئے آپ تن تنہا رہ گئے آپ اسی تختے پر سوار رہے ناخدائے حقیقی نے کنارے پر لگادیا پھر وہاں سے جنگل میں آپ کا گذر ہوا دو ابدال صحرائی ملے آپ کی ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کو ایک کوہ پر پہونچادیا وہاں آپ کو قصر عالیشان نظر آیا قصر کے قریب پہونچے کہ ایک دروازہ نظر آیا ایک بزرگ جلوہ افروز ہیں اُن بزرگ نے آپ کا نام لیکر بلایا کی

MadaariMedia.Com

اور عرض کیا ہمارے حاکم تمہارے انتظار میں ہیں آپ نے فرمایا کیا تم ہم کو جانتے ہو کہا ہم کیا آپ کو تمام عالم جانتا ہے پھر آپ اندر پہنچے وہاں پر ایک بزرگ ملے اسی طرح چودہ حصے طے کرتے ہیں حرم ثالثہ ثانیہ وغیرہ طے کرتے ہوئے چودہویں درجہ میں تشریف فرما ہوئے وہاں پر سردار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز تھے آپ کو گود میں بیٹھایا تھوڑی دیر میں ایک شخص آیا ایک ہاتھ میں طعام اور دوسرے ہاتھ میں لباس لئے ہوئے حاضر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نو لقمے شیر برنج کے کھلائے اور فرمایا آپ کبھی بھوک کی خواہش نہ ہوگی پھر لباس مرحمت فرمایا اور کہا بدیع الدین یہ لباس کبھی میلا نہ ہوگا ہمیشہ صاف شفاف رہے گا اور یہ بھی فرمایا قنوج کے متصل ایک تالاب ہے جس سے آواز یا عزیز کی آتی ہے وہ پاک صاف جگہ ہے باری تعالیٰ کا حکم ہے وہیں پر تمہارا مدفن ہوگا تا قیامت تک اسی جگہ سے فیض جاری و ساری رہے گا اور خطاب قطب المدار ہوگا اس واقع کے بعد نہ وہ قصر رہا نہ وہ سامان نظر آیا دوگانہ ادا فرما کر آگے بڑھے۔

منقبت

ہیں تیرے سہارے مکن پور والے ۔ ہو آقا ہمارے مکن پور والے

تو مرشد ہے میرا میں ہوں نام لیوا ۔ بگڑی بنا دے مکن پور والے

تڑپتا ہوں دن رات فرقت میں تیری ۔ صورت دکھا دے مکن پور والے

میں ہوں نام لیوا تیرا میرے مرشد ॥ غنچے کھلا دے مکن پور والے
اگر قادری ہوں میں ہوں تیرا شیدا ॥ در پہ بلا لے مکن پور والے
مریدوں پہ ہو چشم رحمت خدارا ॥ نظارے دکھادے مکن پور والے
ذرہ کی ہے التجا مرے مولا
مکن پور بلا لے مکن پور والے

مناقب المداریہ مطبع ممبئی گلزار حسینی میں لکھتے ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ بلدہ سورت پر پہنچے تو راستہ میں ایک جگہ چند نابینا بیٹھے ہوئے تھے مدار العالمین نے اپنے وضو کا پانی ایک شخص کے ہاتھ بھیجکر اُن کی آنکھوں میں لگوایا خدائے تعالیٰ نے اُس پانی کی برکت سے اُن کو بینا کر دیا پھر بیت اللہ شریف کو روانہ ہوئے راستہ میں ایک میدان آپ کو پڑا وہاں پر ایک کھوپڑی آدمی کی نظر پڑی آپ نے اس سے کلام فرمایا حق تعالیٰ نے اس کھوپڑی کو بولنے کی قوت عطا فرمائی اس نے کہا یا اَیُّھَا الْوَلِیُّ الصِّدِّیْق میں ایک آدمی مزدوری پیشہ تھا محنت اور مزدوری سے گذر اپنا کرتا تھا اے اللہ کے ولی میں اسی حالت میں مرگیا بارہ برس ہوئے ہیں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوں آپ نے جناب باری میں اُسکے مجسم ہونے کی دعا فرمائی خدائے تعالیٰ نے بہ برکت آپ کی دعا سے اس کو جسم عطا فرمایا اور وہ فوراً کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اُٹھ بیٹھا اور آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوکر سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ میں داخل ہوا دیکھا یہ ہے شان مدار العالمین کی

کس شان سے مردوں کو زندہ کرتے ہیں آپ مدارالمہام ہیں مدار کے معنی آپ جانتے ہیں کیا ہیں مدار اس کو کہتے ہیں جس پر تمام اشیاء دورہ کرتے ہیں بعض اشخاص لفظ مدارالعالمین پر بگڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں مدارالعالمین نہیں بلکہ مدار صاحب کہنا چاہیئے چنانچہ مدارالعالمین کا خطاب حضور انور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم رویا میں عطا فرمایا ہے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر فتح العزیز میں اس آیۃ پاک کی اس طرح تفسیر کی ہے کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا یعنی جس دن ہلائی جائیگی زمین اور پہاڑ اور ہو جائینگے پہاڑ گرے ہوئے تو دے قطب المدار اور ابدال کی موت کے باعث لہٰذا عالم کائنات کا قرار آپ کی ذات پر موقوف ہے اس وجہ سے آپ زندہ مدار و مدارالعالمین کے خطاب سے مشہور ہیں۔

منقبت

ہے شان مدار دو عالم نرالی ۔ امیروں کے داتا فقیروں کے والی
بہاریں ہیں جنت کے سایہ میں اسکے ۔ کہ رحمت ہے پاکر کی ہر ڈالی ڈالی
یہ بیعت و نسبت کے محکم کرشمہ ۔ مصافحہ کیا دل کی جنت بسالی
یہ وہ آستاں ہے جہاں آتے آتے ۔ سلاطین عالم نے گردن جھکا لی
بڑھو سائلو باب رحمت کھلا ہے ۔ نہ رہ پائے گی کوئی جھولی بھی خالی
جو اس سلسلے سے عداوت ہیں رکھتے ۔ قلوب انکے ہیں نور ایماں سے خالی
انہیں کیا ہے وشوار مردے جلانا ۔ ہے جس نے کہ اسلام میں روح ڈالی

وراثت میں پائی ہے تم نے سخاوت ؁ ازل سے پلا ہے مجھے ہاتھ خالی
ذرہ ہوں جو نظریں دیکھوں میں فضل
مدارِ دو عالم کی شانِ جمالی

میلاد زندہ شاہ مدار میں لکھا ہے کہ مروی ہے حضرت بی بی نصیبہ صاحبہ نے اپنے برادر معظم حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے حق آپ دعا فرمائیں کہ میں صاحبِ اولاد ہو جاؤں محلہ کی عورتیں طعنہ دیتی ہیں غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوحِ محفوظ کا معائنہ کرکے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ہمشیرہ خوش ہو کہ تیری اولاد کا ہونا زندہ شاہ مدار پر منحصر ہے جب وہ تشریف لائیں تو ان سے کہنا انشاء اللہ تعالیٰ تم ضرور کامیاب ہوگی بی بی نصیبہ کی تقدیر کی بلندی دیکھئے ہمارے سرکار سرکاراں حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رحمتہ اللہ علیہ بغداد شریف میں رونق افروز ہوئے تمام شہر میں شور مچ گیا مدار صاحب آگئے بی بی نصیبہ کو خبر ہوئی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کی کہ اے بھائی جان کیا میرے مقدر میں اولاد نہیں ہے یہ کہہ کر بہت غمگین ہو جاتی ہیں یہ سنکر آپ نے بارگاہ الٰہی میں اولاد ہونے کی دعا فرمائی آپ کی دعا قبول ہوئی فرمایا کہ اے ہمشیرہ خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسم سے دو بیٹے عنایت فرمائیگا مگر ایک مجھے دینا ہوگا بی بی نصیبہ نے خوش ہو کر فرمایا دونوں آپ ہی لے لیں پھر اس کے بعد حضرت سیر و سیاحت کرتے ہوئے درہ کوہ پہ تشریف لے گئے ایک مدت تک یاد الٰہی میں مشغول رہے آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے

بی بی نصیبہ کو دو فرزند یکے بعد دیگرے عطا کئے پہلے صاحب زادے کا نام مبارک سید محمد دوسرے صاحب زادے سید احمد صاحب اُن کا سن مبارک قریبا آٹھ سال دس سال کا ہو گیا۔ پھر دوبارہ قطب المدار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف کو تشریف لائے اُسی روز بی بی نصیبہ کے بڑے صاحبزادے کوٹھے کے اوپر سے گر کر انتقال کر گئے ہمشیرہ صاحبہ نے سُنا زندہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں حاضر خدمت ہو کر عرض کرتی ہیں ایک دن وہ تھا آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے دیئے تھے آج ایک دن یہ ہے ایک فرزند زمین میں کر دیا جائیگا مدار العالمین نے ارشاد فرمایا اے ہمشیرہ عزیزہ پریشان مت ہو جاؤ اُس مرے ہوئے کو میرے پاس لے آؤ اور قادر مطلق کی قدرت کاملہ کا تماشہ دیکھو۔ یہ سُنکر آپ نعش کو اُٹھا لائیں مدار العالمین نے دوگانہ ادا فرما کر بارگاہ ایزدی میں دعا کی کہ اللہ العالمین اس جسم میں دوبارہ روح عطا کر سرہانے کھڑے ہو کر سید محمد کے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جانمن اُٹھو فوراً یہ جملہ قُم باذن اللہ کا کام کر گیا اور آپ زندہ ہو گئے۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے دونوں ہمشیرزادوں کو اور معہ برادر زادگان میر شمس الدین حسن و میر رکن الدین حسن عرب کو آپ سے بیعت کرا کے تعلیم اسرار حق کرنے واسطے ہمیشہ کے لئے زندہ شاہ مدار کی خدمت میں دیدیا یہ چاروں حضرات ولی جلیل القدر ہوئے ہیں ان سے تا قیامت تک سلسلۂ مداریہ جاری رہے گا دیکھو اس کو کرامات مدار کہتے ہیں۔

شعر

آپ کا لطف کرم مولا مجھے درکار ہے ۔۔۔ دونوں عالم میں تمہیں سے میرا بیڑا پار ہے
بی نصیبہ کو عطا فرزند حق نے دو کئے ۔۔۔ آپ ہی کی بس دعا کا یہ اثر سرکار ہے

بَدِیعُ الْعَجَائِب میں لکھا ہے کہ بغداد شریف سے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ سید جمال الدین و سید احمد میر شمس الدین و میر رکن الدین کو اپنے ساتھ لے کر شہر حلب قصبہ جنار میں تشریف لائے پھر بحکم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک ہندوستان کو روانہ ہوئے، مدینہ منورہ کربلا شریف بمبئی ہوتے ہوئے اجمیر شریف میں تشریف لائے کوکلہ پہاڑی پر قیام کیا یہاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے صمصام خلق محمدی سے کفر کو نیست نابود کر دیا کوکلہ پہاڑی کی اونچائی تین ہزار فٹ بلند ہے ایک چنے کا درخت اور پانی کا حوض مقبرہ یعنی چلہ جمال الدین اب تک موجود ہے عرس شریف ۱۸ ماہِ جمادی الاول کو ہوتا ہے حضرت خواجہ غریب نواز کو ہندوستان کا بادشاہ بنا کر گدی پہ بیٹھایا۔ وہاں مدار العالمین سنبھل، تنکار پور، فیض آباد، جون پور، کنتور سے کالپی تشریف لے گئے قادر شاہ بادشاہ کو خبر ہوئی کہ عرب سے حضرت مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں قادر شاہ خلیفہ حضرت سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کا تھا قادر شاہ نے معہ ہاتھی گھوڑوں کے فوج کو ساتھ لیکر حضرت مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کو آیا۔ آگے آگے

گھوڑے پر سوار تھا ادھر مدار العالمین حجرہ میں بیٹھے ہوئے جوگی
اجیپال سے باتیں کر رہے تھے قادر شاہ آپ کے قریب
آگیا آپ کی شان میں گستاخی کی کہ گھوڑے سے نہیں اترا
وہ اپنی شان و شوکت میں رہا۔ کہ میں بادشاہ ہوں قدرتِ
الٰہی سے دیوار حجرہ اونچی ہو گئی قادر شاہ نے آواز دی کہ
ہاتھی کو ادھر لاؤ۔ ہاتھی پر سوار ہوتا ہے کہ مدار صاحب کو
دیکھوں دیوار اور بلند ہو جاتی ہے قادر شاہ ناراض ہو جاتا
ہے اور کہتا ہے میری بادشاہت سے باہر نکل جاؤ قطب المدار
رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا قادر تیری زبان میں چھالے نہیں پڑ گئے
قادر شاہ بہت بےچین ہوا جب حضرت سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ کو
خبر ہوئی تو دوڑے ہوئے آئے آتے ہی آبلوں کو چاٹنے لگے
جس کو وہ چاٹتے ہیں وہ آبلا ٹھیک ہو جاتا ہے اور آپ نے
لباس پہنایا۔ جوگی اجیپال نے کہا سرکار ذرا اُدھر کو دیکھو
سراج کیا کر رہا ہے جب آپ نے دیکھا تو حضرت سراج الدین
رحمتہ اللہ علیہ آبلے چاٹ رہے ہیں تو حضرت زندہ شاہ مدار
رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اے سراج الدین آپ مقہورِ
خداوندی کا مقابلہ کر رہے ہو حضرت سراج الدین کے جسم
میں آگ لگ جاتی ہے تو حضرت سراج الدین نے اپنے مریدوں
سے کہا مجھے بغیر غسل دفن کرنا روح پرواز ہو جاتی ہے

قادر شاہ بھی ختم ہو جاتا ہے مریدوں میں شور مچ جاتا ہے کہ وجہ اس کی کیا ہے پیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ بغیر غسل دفن کرنا اس کو آزمانا چاہیئے حضرت سراج الدین کی چھنگلی پر پانی ڈالکر دیکھا کہ راکھ کی طرح دھل گئی حضرت سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ کو بغیر غسل دفن کر دیا گیا۔

اشعار

دمِ نزع یہ کہتے ہیں سراج الدین :: بغیر غسل مجھ کو دفن کرنا

پھر وہاں سے زندہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ قنوج کو روانہ ہوئے قنوج سے پانچ کوس دکھن جانب اسی تالاب پر پہونچے جہاں "اُدانی یا عزیز" کی آئی تھی قیام فرمایا یہی وہ مدینۃ الہند ہے جو مکن پور شریف کے نام سے مشہور ہے آپ کے ہمراہ چودہ سو بیالیس کس خلیفہ تھے اسی بستی میں زندہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ کا روضۂ اقدس ہے جہاں ہزاروں کی نہیں بلکہ لاکھوں بگڑی بنائی جاتی ہیں ہمیں فخر کرنا چاہیئے کہ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے اپنے حبیب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کل کو ہندوستان میں سرفراز فرمایا ایک کرامات حضرت زندہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ کی آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں بنام علاؤ الدین اپنے بیٹے

۱۴۴۲ خلیفہ

شہاب الدین کی منت بڑھانے کے لئے آتے ہیں لڑکے کی عمر ۹ سال تھی وہ لڑکا شہاب الدین ایسن ندی میں نہانے کو گیا جب نہا کر واپس آتا ہے سردی ہو جاتی ہے دو دن اسی حالت میں ہو گئے لڑکے کا انتقال ہو جاتا ہے۔ علاؤ الدین اپنے لڑکے کو دونوں ہاتھوں پہ اُس میت کو لیکر آجاتے ہیں اور دربار زندہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ کی سرکار میں اس میت کو لے کر پہنچ جاتے ہیں اور وہ باپ غمگین ہو کر یوں کہتا ہے اے قطب دو عالم یہ آپ نے بیٹا جو عطا مجھ کو کیا تھا صرف نو سال کی خدمت کے لئے آپ نے دیا تھا میں تو صرف اس کی منت بڑھانے کو آیا تھا اس میت کو روضۂ اقدس کی طرف کی کے قریب لٹا دیا اور کہا سرکار آپ کی امانت تھی آپ ہی نے لے لی بہت اچھا ہوا میں یہ سمجھوں گا کہ میری تقدیر میں اولاد نہیں ہے یہ کہنا تھا رحمتِ باری جوش میں آجاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکا فوراً زندہ ہو گیا۔ اس کرامات میں کسی حضرات کو شک ہے تو خط ڈال کر جواب لے سکتا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ واقعہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ میں عرس شریف کے موقع پر ہزاروں زائرین کے سامنے گذرا تھا اس بچے کا نام شہاب الدین اور اس کے والد کا نام علاؤ الدین ہے بستہ یہ ہے:-

علاؤالدین ساکن کلواڈاکخانہ کھیر ضلع علی گڈھ دیکھا یہ نشان ہے مدارالعالمین کی کس شان سے مردوں کو زندہ کرتے ہیں اس کو کرامات مدار کہتے ہیں۔

منقبت

تیرا در ہے آستانہ قطب مدار اعظم ٭ ہمیں لازم ہے سر جھکانا قطب مدار اعظم
وہ کرم ہے تیرا ہوتے ہیں مردے زندہ ٭ تیرا کام ہے جلانا قطب مدار اعظم
تیرے ہوتے ہیں اور کس کو پکاروں ٭ بگڑی بھی مری بنانا قطب مدار اعظم
جتنے نام لیوا ہیں اور حاضران محفل ٭ ان سب کو بخشوانا قطب مدار اعظم

اس ذرہ کو بھی میرے پیر مرشد
دامن میں اب چھپانا قطب مدار اعظم

جناب مولوی سید ذاکر حسین صاحب جعفری طبقاتی ارغوانی المداری قصبہ دارالنور مکن پور شریف ضلع کانپور یوں لکھتے ہیں نسب نامہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہٗ۔

اب نسب نامہ سنو عالی وقار ٭ نام ہے سید بدیع الدین مدار
بن علی حلبی ہے یہ عالی نسب ٭ تھا بہاؤالدین دادا کا لقب
بن ظہیرالدین پردادا کا نام ٭ بن احمد سید عالی مقام

بن محمد سید عالی وقار ۞ ابن اسمٰعیل شاہ نام دار
بن جناب جعفر صادق امام ۞ بن محمد باقر خیر الانام
بن شہ زین العبا عالی جناب ۞ ابن شاہ کربلا والا جناب
بن علی مرتضےٰ عالی نزاد ۞ یہ نسب نامہ ہوا رکھو اسکو یاد
اس طرح سے ہے حسینیؓ یہ جناب ۞ ہے حسنؓ کی آل سے یہ کامیاب
فاطمہ ثانی ہے مادر آپ کی ۞ بنت عبد اللہ تبریزی ولی
بو محمد اُن کے والد کا ہے نام ۞ ابن عابد ابن صالح والسلام
بن ابو یوسف ابو القاسم بلال ۞ ابن عبد اللہ ثانی نیز خوال
بن حسنؓ جن کا مثنیٰ ہے لقب ۞ بن حسن ابن علی شاہ عرب
اور حمید الدین ناگوری نے بھی ۞ ہے نسب نامہ لکھا بیشک یہی

یہ نسب نامہ ہے ذاکرؔ نے لکھا
اس نسب نامہ میں ہرگز شک نہ لا

حالات وکرامات غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

مجموعہ مولود شریف میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی کے والد ماجد کا نام سید نور الدین ابو صالح موسیٰ جنگی دوست حق تھا آپ کے پیدا ہونے کے قبل بہت سے اولیا اللہ نے آپ کے والد ماجد ابو صالح کو خبر دی تھی کہ اے ابو صالح تمہارے گھر میں جو لڑکا پیدا ہوگا وہ سب اولیا اللہ

کا سردار ہوگا سلسلۂ پدری حضرت غوث پاک کا منتہی ہوتا ہے حسنؓ مجتبےٰ تک اور واسطہ مادری پہونچتا ہے۔ حضرت امام حسین شہیدِ کربلا تک۔ اس لئے آپ کو حسنی و حسینی کہتے ہیں۔

حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ بنتِ سید عبداللہ الصومعی ہیں جو کہ پیشوائے عارفات وسیّد الزاہدات تھیں جب آپ کی ساٹھ سال کی عمر ہوئی تب حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے محبوب سبحانی شکم مادر میں ذکر اللہ کیا کرتے تھے جب آپ کی والدہ کو چھینک آتی اور الحمد للہ کہتیں تو آپ اُن کو پیٹ میں سے جواب دیتے تھے یرحمک اللہ پورے نو مہینہ میں آپ پیدا ہوئے سب نے آپ کی پہلی کرامات یہ دیکھی کہ ذکر اللہ کے ساتھ زبان آپ کی جاری تھی دونوں ہونٹ ہلتے تھے اور اللہ اللہ فرما رہے تھے شہر جیلان میں آپ کی کرامت یہ ہوئی کہ اس سال جتنی عورتیں حاملہ تھیں سب سے لڑکے پیدا ہوئے اور سب ولی اللہ ہوئے آپ یکم رمضان شریف بروز دوشنبہ وقت صبح صادق کے پیدا ہوئے تشریف لاتے ہی روزہ رکھ لیا اور دن بھر دودھ نوش نہیں فرمایا۔ جب مغرب کی اذان سب مسجدوں میں ہونے لگی

اور سب آدمی اپنے اپنے روزے افطار کرنے لگے اُس وقت آپ نے بھی روزہ افطار کیا اور دودھ پینے لگے۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں تمام ماہِ رمضان میں میرے بیٹے عبدالقادر نے روزہ رکھا ہے دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے مغرب کے وقت سب روزہ داروں کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

شعر

غوثؓ الوریٰ ہو بغدادی دولہ ۔ مشکل کشا ہو بغدادی دولہ
پہلے ہی روزے کو پیدا ہوئے تھے ۔ روزہ رکھا بغدادی دولہ
ہونے لگی جب اذاں مسجدوں میں ۔ افطار روزہ بغدادی دولہ

جب حضرت غوث پاک پیدا ہوئے آپ کی چہرے کی روشنی سے سارا گھر چمکنے لگا اور اُس وقت کے سب اولیا اللہ مبارکباد دینے لگے اور کثرت سے آپ کی کرامات ظاہر ہونے لگیں آپ کی والدہ صاحبہ نے جب آپ پانچ برس کے ہوئے ایک عالم کے پاس لیجا کر بسم اللہ شروع کرائی آپ کتاب لیکر عالم صاحب کے سامنے بیٹھے انہوں نے فرمایا میاں صاحبزادے پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھی پھر الٓمٓ سے لیکر اٹھارہ پارہ تک سنا دیئے عالم صاحب نے کہا اور پڑھئے آپ نے فرمایا بس مجھ کو اسی قدر یاد ہے عالم صاحب نے کہا اتنا کیوں یاد ہے فرمایا کہ میری والدہ صاحبہ کو اسی قدر یاد تھا جب میں ان کے پیٹ میں تھا وہ پڑھا

کرتی تھیں سنو میں نے بھی سنکر یاد کر لیا سبحان اللہ کیا کھلی کرامت ہے
پیدا ہوئے تو اٹھارہ پارہ کے حافظ ہو کر آئے مادر زاد ولی اسکو کہتے ہیں

شعر

سنائے اٹھارہ پارے جو تم نے ٭ مرتبہ پایا بغدادی دولہ

ایک روز خاص شہر گیلان وطن شریف میں آواز آئی کہ اے عبدالقادر ہم نے تجھکو درجۂ عاشقیت و معشوقیت دونوں عطا فرمائے جب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف دس برس کی ہوئی تو تمام علوم ظاہری سے فارغ ہوئے عالم فاضل حافظ قاری واعظ ہوئے اور کرامات کی آپ کے روز بروز ترقی ہونے لگی۔

شعر

مصیبت میں جس نے پکارا ہی تمکو ٭ کرہی ہے امداد بغدادی دولہ

کرامت حضرت غوث پاک کی ایک مریدنی تھی نہایت حسینہ و جمیلہ کسی کام کو گھر سے نکل کر جنگل کی طرف گئی تھی ایک بدمعاش اسکے ہمراہ ہولیا اور جنگل میں اسکو تنہا پاکر اسکے ساتھ ارادہ بد کیا جب اس عورت پارسا کو یہ بات معلوم ہوئی اسی وقت حضرت غوث پاک کیطرف رجوع لائی اور کہا یا غوث اس بدکار سے مجھکو بچایئے اسیوقت حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف میں وضو کر رہے تھے اپنی کھڑاؤں سے فرمایا جا اس مردود سے میری مریدنی کو بچا۔

شعر

کہا المدد یا غوث الورا یا ۔ وظیفہ کر رہے تجھے بغدادی دولہ

وہ کھڑاؤں فوراً جا کر اُس نابکار کے سر پر پڑنے لگی یہانتک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا وہ عورت بخیر عافیت اپنے مکان پر پہنچی پھر تھوڑی دیر میں حضرت کی کھڑاؤں آپہنچی سبحان اللہ کیا اپنے غلاموں کو بچاتے ہیں۔

شعر

کہاں ہے کھڑاؤں سے جا تو بچالے ۔ تری شان ہے اعلیٰ بغدادی دولہ

خواب میں دیکھا حضرت کو تم نے ۔ پیشانی چومی بغدادی دولہ

ذرہ سے تیرا دامن نہ چھوٹے ۔ یہی التجا ہے بغدادی دولہ

کرامت

منقول ہے کہ ایک دن حضرت غوث پاک رستہ میں جاتے تھے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک محمدی اور ایک عیسائی باہم جھگڑا کرتے ہیں محمدی حضور کو فضل کہتا تھا عیسائی حضرت عیسیٰ کو بہتر بتاتا تھا جناب غوث پاک نے عیسائی سے پوچھا کہ تمہارے نبی کس وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں عیسائی نے کہا ہمارے رسول مردوں کو زندہ کرتے تھے پیران پیر دستگیر نے فرمایا میں حضور اقدس جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک ادنیٰ شخص ہوں جس مردے کو کہو زندہ کر دوں وہ عیسائی آپ کو ایک پرانی قبر پہ لے گیا اُس قبر کا مردہ بالکل پوشیدہ یعنی ہڈیاں تک سڑ گئی تھیں غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ یہ قبر ایک قوال کی ہے اگر تیرا جی چاہے تو یہ قوال اپنی گور یعنی قبر سے گاتا ہوا اٹھے عیسائی نے کہا یہ تو اور بھی خوب ہے

پس آپ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا قُم بِاِذنِ اللہ یعنی اُٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم سے۔ تو فوراً قبر شق ہو گئی اور مردہ قوال گاتا ہوا نکل آیا اور عیسائی سے کہنے لگا اے عیسائی تو نے حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کو کیوں تکلیف دی ہے اور اب کیوں نہیں ایمان لاتا ہے عیسائی یہ کرامت حضرت غوث پاک کی دیکھکر اور اُس قوال کی گفتگو سُنکر پڑھنے لگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمان ہو کر سلسلہ قادری میں داخل ہو کر اولیائے کرام سے ہوا اور اسطرح کہتا کھاب جلکسے از جناب مولوی امام علیشاہ امامی مرحوم موضع نبی نگر ضلع بریلی

عقیدہ ہے میرے دل میں عزیزو غوث الاعظم کا
پکڑلو تم وسیلہ اے عزیزو غوث الاعظم کا
ہوا مغرب سے آتی ہے مرض سب دور ہوتے ہیں
اثر ہے روضئہ اقدس مریضو غوث الاعظم کا
جسے اکثیر کہتے ہیں وہ در کی خاک ہے اُن کی
سند کا جاکے لو پرچہ طبیبو غوث الاعظم کا
کیا ابدال چوروں کو خلافت بخشدی اُن کو
عجب دربار ہے اعلیٰ مریدو غوث الاعظم کا
یہی ہیں پیر پیروں کے یہی حامی اسیروں کے
پکڑ لو کس کے دامن کو فقیرو غوث الاعظم کا
نکالی ناؤ ڈوبی کر دیا مردوں کو بھی زندہ
خدا کو پیارا تھا ایسا بصیرو غوث الاعظم کا

امامی تو مداری ہے مگر حضرت کا شیدا ہے
چلو بغدا کو سودا خرید و غوث الاعظم کا

نسب نامہ

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی
رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی عمر شریف نوّے سال کی ہوئی

حضرت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ بن حضرت سید ابی صالح رضی اللہ عنہ بن حضرت سید ابی عبداللہ عنہ بن حضرت سید یحیٰی زاہد رضی اللہ عنہ بن حضرت سید محمد شاہ رضی اللہ عنہ بن حضرت سید داؤد الامیر رضی اللہ عنہ بن سید موسیٰ ثانی رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت سید عبداللہ ثانی رضی اللہ عنہ بن حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ بن حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ بن حضرت سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ بن حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ بن حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ

آپ اولیائے عظام سے ہیں اور سادات صحیح النسب تھے آپ حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خلیفہ تھے آپ کو اپنے والد بزرگوار کے ترکہ سے ایک باغ ملا تھا۔ اُس کے کام میں مشغول تھے کہ ایک مجذوب آئے آپ نے چند خوشہ انگور پیش کئے اور تعظیم کی اُنھوں نے التفات نہیں کیا اور ایک ٹکڑا روٹی کا نکال اور چبا کر آپ کو دیا آپ نے اُس کو کھایا فوراً آپ کا دل دنیا سے سرد ہوگیا آپ نے باغ فروخت کر کے قیمت مستحقوں کو تقسیم کردی اور طلب خدا میں مصروف ہوگئے اور سمرقند آئے قرآن حفظ کیا اور علم ظاہری حاصل کیا پھر ہارون آئے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے تکمیل باطنی فرمائی اور ایک مدت اُن کی خدمت میں رہے اور اجازت و خلافت حاصل کی پھر دیگر صدہا مشائخ سے ملاقات کی اور فیض حاصل کیا ازاں جملہ حضرت نجم الدین کبریٰ و حضرت غوث اعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و شیخ ضیاء الدین و خواجہ اوحدالدین کرمانی و حضرت خواجہ یوسف ہمدانی حضرت ابوسعید تبریزی و حضرت شیخ محمود اصفہانی و حضرت خواجہ ابوسعید مہدی و خواجہ ناصرالدین آبادی کے اولاد

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ اس وقت میں اُن کی عمر ایک سو ستائیں سال کی تھی اور حضرت شمس العارفین شیخ عبدالواحد غزنوی سے فیض و خرقہ خلافت حاصل کیا پھر آپ ہرات ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اول دہلی آئے بعدہ اجمیر آکر قیام کیا اول ہندوستان میں بنائے اسلام آپ نے ڈالی اور ہزاروں نے اسلام قبول کیا اور صدہا باخدا ہوگئے آپ جب کسی پہ نظر ڈالتے تھے باخدا ہوجاتا آپ نے ریاضت و مجاہدہ بہت فرمائی آپ شب و روز میں پانچ مثقال روٹی خشک پانی میں تر کرکے نوش فرماتے تھے آپ کے ہزارہا مرید اور بہت سے خلفا تھے آپ کا فیض آجتک جاری ہے جو مزار شریف پہ حاضر ہوتا ہے فیضیاب ہوتا ہے۔ ولادت آپ کی ۵۳۶ھ میں ہوئی وفات روز دوشنبہ چھٹی ماہ رجب سن ہجری ۶۳۳ھ میں ہوئی مزار آپ کا اجمیر شریف میں ہے آپ کی عمر شریف ایکسو چار سال کی ہوئی۔

دیوانہ

روضہ پہ خواجہ آپ کا دیوانہ آگیا ؎ چشم کرم کی آپ کا مستانہ آگیا
روضہ پہ میں خواجہ کے پہنچا تو غل ہوا ؎ ہونے نثار شمع پہ پروانہ آگیا
ٹوٹا ہوا یہ دل میرا کر لیجیے قبول ؎ لے کے در حضور پہ نذرانہ آگیا

اجمیر پہنچا خاک اُڑاتا یہ جبیں گھڑی ؛ سب نے کہا وہ خواجہؒ کا دیوانہ آگیا
خواجہؒ کے میکدہ کی طرف جھومتا ہوا ؛ پہنچا بشرؔ تو دور میں پیمانہ آگیا
سچ پوچھو تو خواجہؒ کی عقیدت کی بدولت ؛ اقبال کو جو آج بشرؔ گانا آگیا

شیدائی

اجمیر والے خواجہؒ مجھکو نہ بھول جانا ؛ شیدائی ہوں تمہارا جلوہ مجھے دکھانا
افلاس میں گھرا ہوں اے خواجہ زمانہ ؛ صدقہ میں پنجتن کے غم سے مجھے چھڑانا
حسرت یہ میرے دل کی کردے خدایا پوری ؛ ہر وقت سامنے ہو خواجہؒ کا آستانا
اِن سحر زمیں خواجہؒ جگ کے وہی ہیں داتا ؛ روضہ پہ جھک رہا ہے خواجہؒ کے سب زمانا
دامن پسارے خواجہؒ آیا ہوں در پہ خواجہؒ ؛ بھر دیجئے خدارا خالی نہ اب پھرانا

در در پہ مارا مارا پھرتا ہے بے سہارا
کردو بشرؔ کا اپنے خواجہؒ کہیں ٹھکانا

عاشقِ خواجہؒ

آغاز کو انجام بنا دیجئے خواجہؒ ؛ سوئی ہوئی تقدیر جگا دیجئے خواجہؒ
اتنا ہی سمجھ کر ہوں محمد کا فدائی ؛ جامِ مئے توحید پلا دیجئے خواجہؒ
اجمیر کی گلیوں سے مجھے عشق بہت ہے ؛ اک بار تو دربار دکھا دیجئے خواجہؒ

ممکن ہے کہ بیمار شبِ ہجر سنبھل جائے ۔۔ دامن کی اگر آپ ہوا دیجیے خواجہ
اگر میری دنیائے تصور میں سماؤ ۔۔ جانا ہے تو بیہوش بنا دیجیے خواجہ
اک بار اسی شان سے پھر کفر کی دنیا ۔۔ تکبیر کے نعروں سے ہلا دیجیے خواجہ
صدقے میں رسول مدنی العربی کے
صادق کو بھی اجمیر دکھا دیجیے خواجہ

نسب نامہ حضرت خواجہ غریب نواز چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بن غیاث الدین بن کمال الدین بن سید احمد حسن بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن سید ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن محمد باقر بن امام زین العابدین بن سید الکونین حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

پنجابی زبان میں سلام

عرشاں وِچ دھوماں پئیاں سید سردار آیا
حوراں تعظیم کھڑیاں حق کا دلدار آیا
حوراں ملائک سارے خوشیاں وِچ مارن نارا
نڈھا دا اوچھڑا سُئ بنا مڑکے گھر بار آیا
جھڑانے کلمہ پڑیاں رکھا سر سجدہ دھریاں
سڑیاں کھنجوراں اُتے موسم بہار آیا
نوری نظارے والا روشن ستارے والا
آمنہ دی گودی اندر جگدا مختار آیا

مناجات دیگر بحضور خالق اکبر

یا الٰہی حشر میں خیر الوریٰ کا ساتھ ہو ٭ رحمت عالم جناب مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا ٭ روز محشر شافع روز جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب قریب نیزہ آوے آفتاب ٭ اس سزاوار خطاب والضحیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں پہنچے لوائے حمد کے ٭ سید سادات فخر انبیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی پل کے اوپر بھی بہنگام گذر ٭ دستگیر بیکساں اُس پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب میزان پہ بٹ تلنے لگیں ٭ سید ثقلین ختم الانبیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب قیامت میں صفیں بندھنے لگیں ٭ اہل بیت مجتبیٰ آل عبا کا ساتھ ہو
یا الٰہی شغل نعت مصطفائی میں رہوں ٭ جسم و جاں میں جب تلک میری فنا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے یہی کافی ہے یارب دعا
دفتر اشعار نعت مصطفیٰ کا ساتھ ہو

مطبوعہ بریلی الیکٹرک پریس بریلی

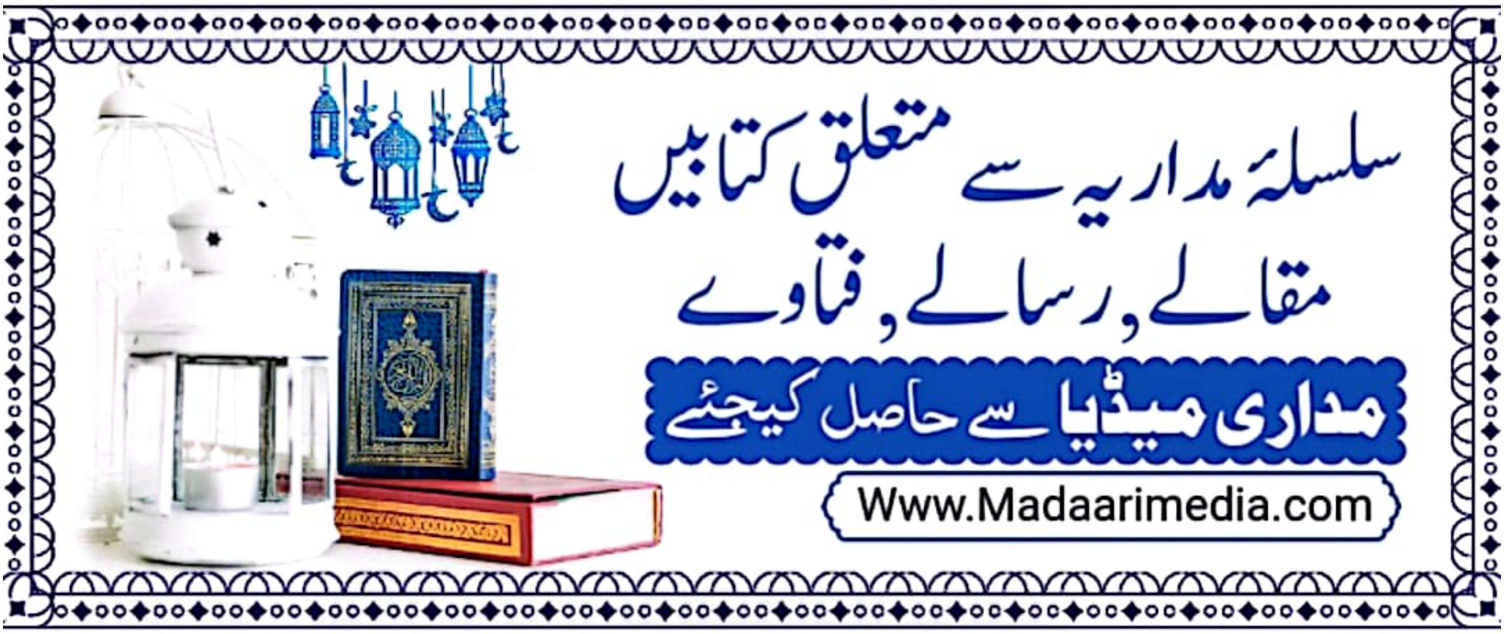
سلسلۂ مداریہ سے متعلق کتابیں
مقالے، رسالے، فتاوے
مداری میڈیا سے حاصل کیجئے
Www.Madaarimedia.com